خطبہ

یوم جمعہ

بتاریخ ۱۸؍ رمضان المبارک ۱۴۴۵ مطابق ۲۹؍ مارچ ۲۰۲۴ء

بعنوان ’یوم تحفظ اوقاف‘

وقف کیا ھے؟

اپنی جائیداد کو اپنی ملکیت سے نکال کر اسے اپنے لیے صدقۂ جاریہ بنانا اور اللہ کی ملکیت قرار دینا ہی وقف علی اللہ ہے۔ وقف کا سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ وقف کرنے والے کو مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اور اس سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے وقف کر کے اپنی جائیداد اللہ رب العزت کو قرض دے دی ہے۔ اس سلسلے میں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: من ذا الذي يقرض الله قرضا حسنا فيضاعفه له وله أجر كريم۔ (کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے اور وہ اس کے اپنے لیے دوگنا کر دے اور اس کے لیے بڑا اجر ہے)

وقف کا اسلامی تصور

وقف ایک ایسی عبادت ہے جو مسلمانوں کو معاشرتی اور معاشی زندگی کی قوت و توانائی عطا کرتی ہے، اگر مسلمان اس کو اپنی صحیح روح کے ساتھ جاری و ساری رکھ سکیں تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرتی و معاشی مسائل حل نہ ہو جائیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العزت نے مالداروں کو ہدایت دی ہے کہ ان کے مال میں غریبوں کا بھی حق ہے، یہ حق زکوٰۃ کی شکل میں بھی ہے اور صدقات و خیرات کے روپ میں بھی، فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ‌ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِۙ وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ‌ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ‌ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا‌ۚ وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ‌ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا‌ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ

اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی) گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

چنانچہ اسلام میں شروع سے لے کر آج تک وقف کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے پہلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قبا کے لیے زمین وقف کی۔ اس کے بعد سب سے پہلا **وقف خیری** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مدینہ میں سات باغوں کا وقف کرنا ہے، یہ باغ

مخیریق نامی ایک یہودی کے تھے جو ہجرت سے بتیسویں ماہ کے آغاز میں اس وقت مارا گیا جب وہ غزوۂ احد میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ لڑ رہا تھا۔اس نے وصیت کی کہ اگر میں مارا جاؤں تو میرے اموال محمدؐ کے لئے ہوں گے۔وہ انہیں اللہ کی مرضی سے صرف کریں گے، چنانچہ غزوۂ احد میں جب وہ مارا گیا اور وہ یہودیت پر ہی باقی تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مخیریق اچھا یہودی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساتوں باغوں کو قبضہ میں لیا پھر انہیں صدقہ (یعنی وقف) کر دیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وقف ہوا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر کی ایک زمین ملی تو انہوں نے اس زمین کو وقف کر دیا۔

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے وقف کرنے کی ترغیب دلائی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس ترغیب پر لبیک کہا۔ حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، وہاں رومہ کے کنواں کے علاوہ کوئی میٹھا پانی نہیں تھا، تو آپ نے فرمایا: کوئی ہے جو بئر رومہ کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ اس میں مسلمانوں کے ڈول کو بھی شریک کرے کہ اس کی وجہ سے جنت میں اس کے لئے خیر ہو؟ تو میں نے اپنے اصل مال سے اسے خرید لیا اور اس میں اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو بھی شریک کر لیا یعنی اسے وقف کر دیا (رواہ النسائی والترمذی)۔

وقف کے مقاصد

دین اسلام میں وقف کے بہت ہی عظیم مقاصد ہیں۔ بالخصوص انسانیت کی خیر خواہی، ضرورت مندوں، معذورین اور بیواؤں کی کفالت اس کی بنیاد ہیں۔ وقف کرنے کی درج ذیل شکلوں سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، نیز یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حیات انسانی کے تمام گوشوں اور سماج کے تمام طبقات اور ہر قسم کی ضرورتوں اور حاجتوں کے لیے اوقاف قائم کیے گئے۔

ا۔وقف برائے قرآن وحدیث، مساجد و تعلیم، مدارس و جامعات، اور لائبریریوں کی تعمیر۔(۲)۔ پانی کی فراہمی کے لیے وقف، مسلمان پانی کی سبیلیں لگواتے تھے اور یہ یقین رکھتے تھے کہ اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔(۳)۔غذا کی فراہمی کے لیے وقف: محتاجوں، فقرا و مساکین، مسافر و پردیسی اور طالب علموں کے کھانے کے لیے اوقاف قائم کیے جاتے تھے۔اور مسلمان ایسے اوقاف قائم کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں مقابلہ کرتے تھے۔(۴)۔بیواؤں، یتیموں، معذوروں اور مطلقہ عورتوں کے لیے وقف (۵) حفظان صحت کے لیے وقف (۶) حاجیوں کے رہنے اور کھانے پینے کے لیے وقف (۶)۔ مقامات مقدسہ کے لیے اوقاف (۷) اولاد، اعزہ واقارب کے لیے وقف

(۸) سرحدوں کی حفاظت، جہاد اور قیدیوں کو چھڑانے کے لیے وقف (۹) مسافر کے لیے وقف (۱۰) ماحولیات کی حفاظت، حیوانات اور پرندوں کے لیے وقف (۱۱) شادیوں اور دلہن کے زیورات کے لیے وقف (۱۲) غریب بچوں کے کھیل کود کے میدانوں اور پارکوں کے لیے وقف (۱۳) دودھ پلانے والی خواتین کے لیے وقف (۱۴) ویران اوقاف کو آباد کرنے اور کارآمد بنانے کے لیے وقف

ہندستان میں اوقاف کی تاریخ

ہندوستان میں بھی مسلمانوں کی آمد کے بعد اوقاف کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا اور جہاں جہاں مسلمان آباد ہوئے، وہاں مختلف دینی وخیراتی مقاصد کے لئے مسلمانوں نے اپنی جائیدادیں وقف کیں۔ان اوقاف سے امت مسلمہ کے پسماندہ افراد اور جماعتوں کی مدد کرتی تھی۔ان کی تعلیم وترقی کی سبیل نکالتی تھی، لیکن جیسے ہی اس ملک میں انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی۔اوقاف کی صورتحال ابتر ہونے لگی۔انگریزی حکومت نے بہت سے اوقاف ضبط کر لیے اور بے شمار اوقاف کو اپنی ملکیت میں لے کر ان کی مالی حیثیت کو ختم کر دیا۔انگریزی حکومت کی اس

کارروائی کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے اوقافی جائیدادوں کو ہڑپ لیا اور کرایہ دار کے بجائے ان کے مالک بن بیٹھے۔ جب اوقافی جائیدادوں کی بڑے پیمانے پر اس طرح غاصبانہ تباہی و بربادی ہوئی تو بعض لوگوں نے انگریزی حکومت سے تحفظ اوقاف کے لئے قانون وقف پاس کرنے کا مطالبہ کیا، چنانچہ سنہ ۱۹۲۳ء میں مسلم وقف ایکٹ نافذ ہوا اور ملک کی آزادی کے بعد سنہ ۱۹۵۴ء میں نیا وقف ایکٹ منظور ہوا۔ کافی ترمیمات کے بعد سنہ ۱۹۹۵ء میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے سنٹرل وقف ایکٹ ۱۹۹۵ء منظور کیا اور اس طرح آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد اوقاف کے تعلق سے کئی قوانین پاس ہوئے لیکن ان قوانین سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آسکا۔

بلکہ جن وقف بورڈوں کے ذریعہ یہ امید کی جارہی تھی کہ وقف جائیدادوں کو تحفظ ملے گا، ان وقف بورڈوں نے پہلے اوقافی جائیدادوں کے مقاصد کو ختم کیا اور پھر بڑی تعداد میں جائیدادوں کو اونے پونے داموں میں بیچ کر ملت اسلامیہ ہند کی ترقی کے دشمن بن گئے۔ خود مسلمان بھی کثرت سے وقف جائیدادوں کے استحصال میں شامل ہیں۔ لگاتار واقف کے منشاء اور وقف کے اغراض و مقاصد کو بے دردی کے ساتھ نظرانداز کیا جارہا ہے، بڑے بڑے کاروباریوں، فیکٹریوں کے مالکان اور مفاد پرست لوگوں نے وقف کی املاک پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ وقف اراضی جو مسلم بادشاہوں، حکمرانوں، نوجوانوں اور اہل ثروت نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود، ان کی تعلیمی، سماجی اور اقتصادی زندگی کو سدھارنے کے لیے وقف کی تھیں، ان میں سے بہت سارے مقامات پر حکومت نے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں، کئی ایکڑ زمینوں کی حصار بندی کر دی۔ ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں دس ہزار وقفی جائیدادوں پر سرکاری اداروں، متولیوں اور ذاتی اداروں کا قبضہ ہے۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق اوقاف کی جائیدادوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ ہے۔ کرناٹک میں دو لاکھ کروڑ روپے کے سب سے بڑے گھوٹالے کا واقعہ پیش آیا۔ اس صوبہ میں ۵۴ ہزار ایکڑ وقف کی رجسٹرڈ زمینیں ہیں جن میں سے ۲۷ ہزار ایکڑ زمینیں فروخت کی جاچکی ہیں۔ وقف بورڈ کے ملازمین نے بعض سیاست دانوں اور زمین مافیا کے ساتھ مل کر یہ لوٹ مچائی۔ مدھیہ پردیش میں ۵۵ ہزار کروڑ کی وقف املاک میں سے ۷۰ فیصد زمینوں پر ناجائز قبضے ہوچکے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ آندھرا پردیش میں اکتیس ہزار ایکڑس کی وقف اراضی میں سے بیس فیصد پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے۔

وقف کی جائیدادوں میں خورد برد کرنے والوں پر وعید

وقف کی املاک کا انتظام اور بندوبست متولی کے ذمہ ہے، وقف سے متعلق کسی بھی جائداد کے سلسلہ میں متولی کو مالکانہ حق نہیں ہوتا ہے، اس کی حیثیت محض ایک نگراں کی ہوتی ہے، جو کہ عام مسلمانوں اور وقف بورڈ کے آگے جواب دہ ہوتا ہے۔ اگر متولی کی طرف سے وقف کی جائداد میں خورد برد کی جائے یا اسے بیچ دیا جائے تو نہ صرف یہ قانونی طور پر جرم ہے، بلکہ اللہ رب العزت کے عتاب کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے لا تخونوا اللہ والرسول ولا تخونوا أماناتكم وأنتم تعلمون. (اے ایمان والو! خدا اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جس کے پاس کوئی عہد نہیں ہے اس کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ گوشت جو حرام چیزوں سے اگتا ہے وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔

ہم سب جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والی کی آنکھوں کو جانتا ہے، اس کے سینہ کے راز سے واقف ہے اور وہ ہر ایک کو اس کی ایمانداری کے درجے کے مطابق بدلہ دیتا ہے، جیسا کہ غدار کو غداری کی سزا دی جاتی ہے اور وہ آخرت میں ملعون ہے، وہ اپنے رب کا نافرمان، اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے۔

میرے محترم بزرگو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیانت سے خبردار کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خیانت سے بچو، کیونکہ یہ بہت برا معاملہ ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت اس کو واپس کرو جس نے تمھارے پاس امانت رکھی ہے اور جو تم سے خیانت کرے اس میں خیانت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [آل عمران: 161]

اللہ تعالیٰ نے اس مال غنیمت کے بارے میں فرمایا ہے جو عام لوگوں کا مال ہے: "اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنے مال خیانت کو لے کر آئے گا، پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور وہ اس سے محروم نہیں ہوں گے۔

اس سلسلے میں سب سے بڑی وعید اس حدیث میں ہے کہ عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال»: مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ (**صحیح متفق علیہ**)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی نے ایک بالشت بھر زمین بھی ظلم سے لے لی، تو سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا''

ان احادیث وآیات کی روشنی میں یہ بات تو ظاہر ہے کہ وقف کی جائیداد پر قبضہ کرنے والے متولی یا اس میں خورد کرنے والے مسلمان پر کس قدر وعیدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان وعیدوں سے محفوظ فرمائیں (آمین)

حضرات گرامی قدر!

اوقاف کی جائدادیں ملت اسلامیہ کا اثاثہ ہیں، یہ اللہ کے نام پر دی گئی وہ جائدادہیں، جو اللہ کی ملکیت ہیں اور عام مسلمانوں کے مفاد میں استعمال کرنے کے لیے ہیں، ایک بار اگر کسی جائداد کو وقف کر دیا گیا تو وہ قیامت تک وقف ہی رہے گی، اس کو کسی بھی صورت میں منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ وقف کی جائدادوں پر قبضہ کرنا یا ان کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنا جائز اور حرام ہے، جیسا کہ مذکورہ آیات قرآنی واحادیث سے ظاہر ہوا۔

آج ہندوستان میں مسلمان مطلقہ عورتوں کا مسئلہ بڑا نازک ہے، معاشرہ میں کنواری لڑکیوں کا نکاح دشوار سمجھا جاتا ہے، مطلقہ عورتوں کا نکاح تو دشوار تر ہو جاتا ہے، پھر ان کی کفالت کیسے کی جائے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آج ملت اپنی معاشی کسمپرسی کے سبب ان ضرورت مندوں کے لیے کوئی منظم نظام نہیں بنا پا رہی ہے۔

اس کی وجہ سے بہت سے یتیم اور بے سہارا مسلمان لڑکے اور لڑکیاں نیز کسی سہارے سے محروم خواتین عیسائی مشنریز اور فرقہ پرست تنظیموں کے لئے لقمۂ تربنتی جا رہی ہیں، ایسے بچوں کو ملک کے مختلف چرچوں اور آشرموں میں لے جا کر رکھا جاتا ہے، کشمیر سے ایسے بچے ہزاروں کی تعداد میں اٹھالئے گئے اور انہیں مرتد بنا دیا گیا۔ مسلمانوں کے پاس بہت ہی وقف کی اراضی موجود ہیں، ضرورت ہے کہ ایسے بے

سہارا لوگوں کے لئے آسرا گھر تعمیر کیا جائے اور ان کی کفالت کا انتظام کیا جائے ، یہ صرف کچھ غریبوں کی مدد نہیں ہوگی ؛ بلکہ یہ بہت سے مسلمانوں کے ایمان کی بھی حفاظت ہوگی۔اس کے علاوہ لڑکیوں کے لیے علیحدہ تعلیم کے اسکول و کالج قائم کرنے کی ضرورت ہے۔اس وقت یہ دو مسئلے ایسے ہیں جو مسلمانوں کو شریعت پر باقی رکھنے اور ان کے ایمان کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں، وقف کے موجودہ قانون میں اگرچہ اوقافی جائیداد کی فروخت کو منع کیا گیا ہے، لیکن اس کو ڈیولپ کرانے کی گنجائش فراہم کی گئی ہے، اسی طرح لیز کی ۳۰ سال طویل مدت کی سہولت پیدا کی گئی ہے، جو گذشتہ قوانین میں حاصل نہیں تھی، ان نکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقف کے ذریعہ مسلمانوں کی ان ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے، جو نہایت اہمیت کی حامل ہیں، لیکن ابھی ان کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

دراصل اسلام کے اندر احسان وصلہ رحمی کرنے کے حوالے سے وقف کا بڑا مقام ہے۔ یہ ایک ایسی صورت ہے جو جہاں کفالت و نگہداشت کے سارے گوشے سمیٹے ہوئے ہے وہیں اس کے ذریعہ معاشرہ کی بہت ہی ناگزیر ضرورتوں، مانگوں اور حادثاتی امور کا بروقت مداوا ہو سکتا ہے۔ اسے بروئے کار لانے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مال کے ذریعے معاشرے کی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے زندگی کتنی پرسکون ہو جاتی ہے اور سارا معاشرہ اخوت وبھائی چارہ اور لطف ومہربانی کی لڑی میں کس طرح منسلک ہو جاتا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ جب سے وقف کی اہمیت امیر وکبیر لوگوں کے ذہنوں سے محو ہوئی تو معاشرہ بری طرح زبوں حالی کا شکار ہو گیا اور آج حال یہ ہے کہ کوئی وقف کا نام تک لینے والا نہیں، اس کے سارے نشانات ذہن وفکر سے مٹتے چلے جارہے ہیں۔ یہ سبق ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ زکوۃ اور اوقاف اسلام کے دو اہم اقتصادی ادارے ہیں جن سے مسلمانوں کی معاشی بدحالی پر قابو پایا جاسکتا ہے لیکن افسوس کہ سب سے زیادہ انہی اداروں کے بارے میں غفلت برتی جاتی ہے اور مسلمانوں کے اہل خیر وصاحب ثروت حضرات نے اپنی جائیدادوں میں سے کچھ حصہ وقف کرنا بند کر دیا ہے، حالاں کہ مرنے کے بعد ثواب پانے کے لیے اور اپنی نیکی کا وسیلہ چھوڑنے کے لیے یہ ایک واحد عبادت ہے۔

وقف کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی ذمہ داری

اگر ملت کے اس قیمتی سرمایہ کو واگزار کرالیا جائے اور صحیح مصرف میں ان کا استعمال ہو جائے تو نہ صرف مسلمانوں کی صورت حال بدل جائے گی بلکہ ملت دوسری اقوام کو بہت کچھ دینے کے لائق ہوگی وقف املاک کی ترقی کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ معاشرہ کے باشعور اور ملت کا درد رکھنے والے افراد آگے آئیں اور وقف املاک کے تحفظ اور ان کی ترقی میں حکومت اور وقف بورڈوں کی مدد کریں، ایسے افراد اور جماعتوں کی حوصلہ افزائی نہ کریں جو وقف کی جائدادوں پر ناجائز طریقے سے قابض ہیں بلکہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کریں اور ان کو قانونی طور پر مجبور کریں کہ وہ وقف کی املاک پر سے اپنا ناجائز اور غاصبانہ قبضہ ختم کریں۔ ایسے متولیوں اور افراد جنہوں نے وقف کی املاک کو فروخت کر دیا ہے، یا ان کو وقف کے مقاصد میں خرچ کرنے کے بجائے ذاتی مفاد میں خرچ کر رہے ہیں ان سے وقف کی املاک کو خالی کروائیں۔

حضرات گرامی قدر!

آج حالات مزید بد سے بدتر ہوتے چلے جارہے ہیں، لیکن کبھی آپ نے سوچا ہے کہ ان سب کا ذمہ دار کون ہے ؟ یقیناً ہم اور آپ ہی ہیں۔ ہم اپنی ذاتی زمین کا ایک انچ بھی کسی کو دینے کے روادار نہیں ہوتے لیکن کبھی اپنے اوقاف کو بچانے کے بارے میں نہیں سوچتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے

کہ ہمارے بزرگ اپنی تمام جائدادوں کو اس لیے تو نہیں وقف کر گئے تھے کہ وہ غیروں کے ناجائز تصرف اور خورد برد کا شکار ہوں؟ جی نہیں، انھوں نے یہ اوقاف اس لیے چھوڑے تھے کہ آئندہ نسلوں کا مستقبل بہتر ہو اور انھیں ملت کی بہبود کی خاطر استعمال کیا جائے۔

تو آئیے ہم عہد کریں

- ہم بحیثیت مسلمان اور ہندوستان کے شہری، ملک بھر میں وقف املاک کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں گے
- کسی بھی طرح کے تجاوزات، غیر قانونی قبضہ یا وقف املاک کی غیر مجاز منتقلی کے خلاف حکومت ہند اور وقف ایکٹ کے تحت کارروائی کرنے میں جمعیۃ علماء ہند اور دیگر وقف پروٹیکشن اداروں کا تعاون کریں گے اور ان کے ساتھ ہر محاذ پر کھڑے ہوں گے۔
- وقف املاک کی اہمیت سے آگاہ کرنے اور ان کی دیکھ بھال اور تحفظ میں ان کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے عوامی بیداری مہم چلائیں گے، نیز ایسی مہم چلانے والوں کا تعاون کریں گے۔
- ہم وقف کی جائیدادوں میں خورد برد کرنے والوں کا سماجی بائیکاٹ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ وقف کو واقف کے منشاء کے مطابق ہی استعمال کیا جائے۔
- ہم سب صاحب ثروت اور مالدار حضرات اللہ کی رضا کے لیے اپنی جائیداد کا ایک حصہ وقف کریں گے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی نصیحت کریں گے۔

حسب ہدایت: حضرت مولانا محمود اسعد مدنی صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند

جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند۔ ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، آئی ٹی او نئی دہلی